اللہ سے جنگ

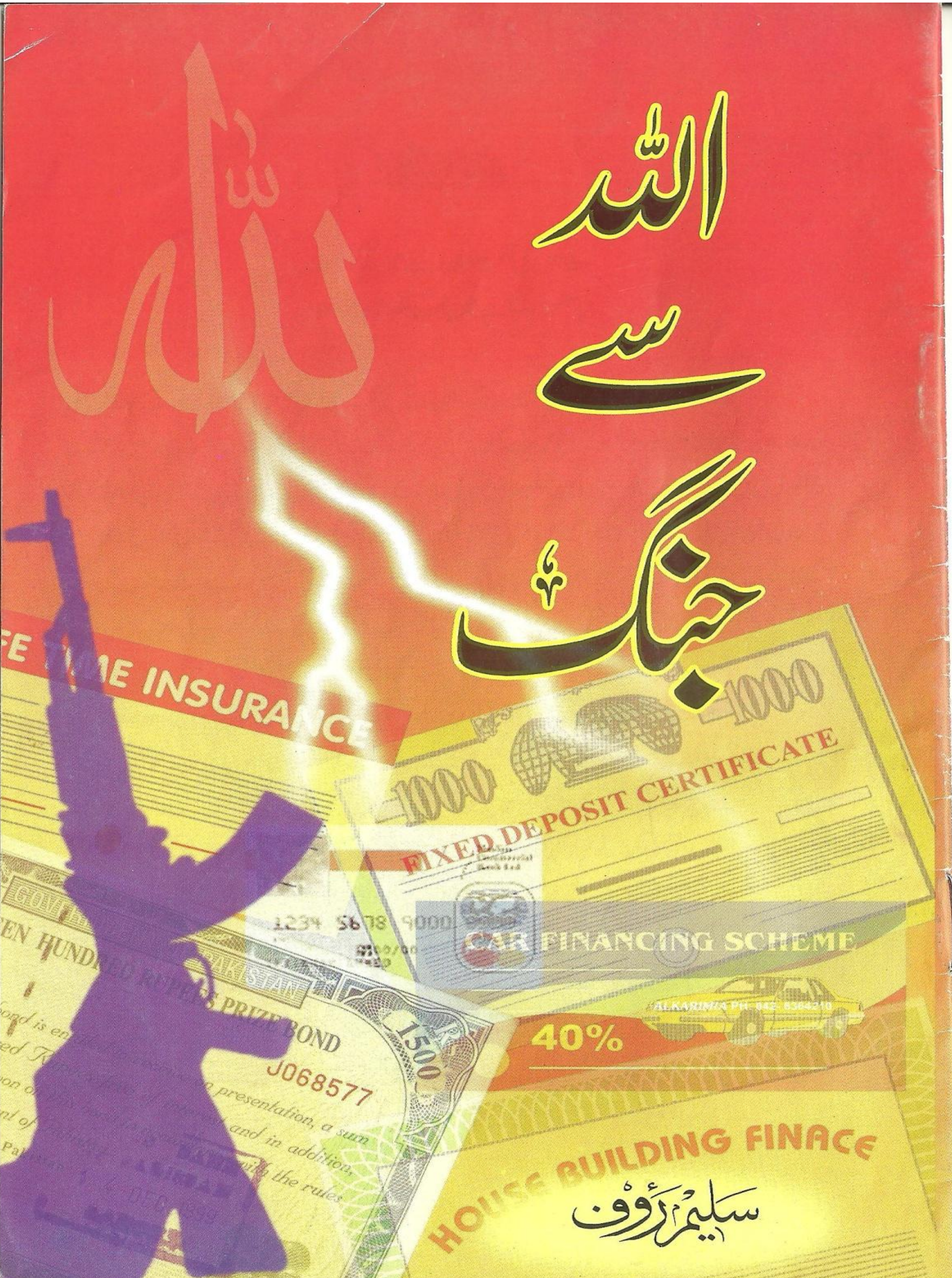

سلیم رؤف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عطا اس کی قلم نام خدا سے میں چلاتا ہوں
نیا مفہوم ملتا ہے میں آگے لکھتا جاتا ہوں

اللہ بزرگ و برتر کا احسان عظیم ہے کہ اس نے مجھے یہ ننھی منی تحریریں لکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر ان میں اتنا اثر اور برکت دی کہ اب تک تقریباً ایک کروڑ افراد ان کا مطالعہ فرما چکے ہیں، مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے، ہزاروں خطوط موصول ہوئے، لاکھوں بہن بھائیوں نے فون پر رابطہ کیا، ہزاروں خود تشریف لائے اور بتایا کہ کس طرح اللہ کی توفیق سے ان تحریروں نے انکی زندگی کا رخ بدلا۔

گوجرانوالہ: ''نمازِ جمعہ کے بعد مسجد کے باہر ایک صاحب ''ننھا مبلغ'' تقسیم کر رہے تھے۔ میں بھی لیکر گھر پہنچا۔ چھوٹی بیٹی نے پڑھنا شروع کیا تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اُسی وقت سب نے فیصلہ کیا کہ آئندہ اس گھر میں کبھی ٹی وی نہیں چلے گا''۔

لاہور: ''بسنت سے ایک دن پہلے 40 ہزار روپے کی ڈور اور پتنگیں خرید کر لایا تو ایک دوست نے ''واہ رے مسلمان'' پکڑاتے ہوئے بڑے پیار سے کہا ''بھائی! مہربانی فرما کر آج رات اسے پڑھ کر سونا''۔ پڑھتے ہی میرے تو تن بدن میں آگ سی لگ گئی، میں اُسی وقت ڈور اور پتنگیں واپس کرنے چلا گیا۔ دوکاندار کہنے لگا اب آدھی قیمت پر واپس لوں گا۔ میں نے اس سے 20 ہزار روپے لئے اور قریبی مسجد میں جمع کروا دیئے''۔

سیالکوٹ: ''صبح اٹھا تو حیران رہ گیا کہ بچوں نے ڈور اور پتنگوں کو صحن میں آگ لگائی ہوئی تھی۔ بیوی نے بتایا کہ رات کو ''واہ رے مسلمان'' پڑھ رہے تھے۔ میں نے اُسی وقت فیصلہ کیا کہ ایسی پر اثر تحریر ہر گھر میں ہونی چاہیے۔ آپ مجھے 20 ہزار کتابچے ابھی بھیج دیں''۔

فیصل آباد: ''سلیم بھائی! تمام کتابچوں کے 500 سیٹ ابھی بھیج دیں۔ کل ایک دوست کی شادی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرج ہال کے گیٹ پر ہر مہمان کو ایک ایک سیٹ لفافے میں پیک کر کے تحفہ دوں''۔

بہاولپور: ''بھائی! اتنا لمبا سفر کر کے صرف آپ کو مبارک باد دینے آیا ہوں یقیناً آپ سن کر خوش ہوں گے کہ پچاس سال تک داڑھی مونڈتا رہا مگر ''شیطان سے انٹرویو'' پڑھنے کے بعد اب اللہ کے فضل سے داڑھی رکھ لی ہے''۔

لیہ: ''بھائی جان! اللہ کی توفیق سے آپکی تحریر ''اندر جانا منع ہے'' نے میری اور میری کزن کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ الحمدللہ! اب ہم دونوں پردے کا بہت خیال رکھتی ہیں اور ہر نماز کے بعد آپکے لئے دعا کرتی ہیں''۔

کویت: ''ایک دوست کو کتابچے دیئے تو مسکرا کر کہنے لگا! ''یہ تو میں دورانِ قید سنٹرل جیل کویت میں پڑھ چکا ہوں جہاں یہ قیدیوں کیلئے عربی اور انگریزی تراجم میں بھی موجود تھے''

سعودی عرب: '''ننھا مبلغ'' پڑھتے ہی ارادہ کیا کہ پاکستان جاتے ہی آپ سے ملاقات کروں گا۔ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ اب تک تقریباً ایک لاکھ فوٹو کاپیاں جدّہ شہر کے ایک ایک دفتر، دکان اور گھر میں تقسیم کر چکا ہوں''۔

ہندوستان: ''سلیم بھائی! دو ہزار کتابچے بذریعہ ڈاک اتر پردیش بھیج دیں۔ 23 تاریخ کو ایک شادی میں تقسیم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید لکھنے کی توفیق عطا فرمائے''۔ (آمین)

امریکہ: ''بھائی جان! دس ہزار روپے بھیج رہی ہوں۔ آپ یہ کتابچے کسی مناسب جگہ تقسیم فرما دیں تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو اور یہ کام میرے لئے صدقہ جاریہ بنے''۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ اُن تمام بہن بھائیوں کے مال، جان اور اولاد میں برکت دے جنہوں نے ان تحریروں کی تقسیم میں خصوصی دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اور میرے والد گرامی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے جو 14 مئی 2005 کی صبح لیاقت باغ گوجرانوالہ سے سیر کر کے گھر تشریف لا رہے تھے کہ اچانک چاند گاڑی لگنے سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

محتاجِ دعا و اصلاح
سلیم رؤف
0300-6404457
0321-6404457

اللہ سے جنگ

"کون ؟"

"حذیفہ !"

"ارے بھائی! کیا قصور سرزد ہو گیا اس دروازے سے کہ مسلسل پیٹے چلے جا رہے ہو.... ؟ رات کا ایک بج رہا ہے.... اور تم باہر کھڑے اپنا راگ الاپ رہے ہو.... خدارا.... آنے سے پہلے کم از کم ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھ لیا کرو.... ایک تو کمبخت ہمارا پیشہ ہی کچھ ایسا ہے.... آرام تو شاید ہماری قسمت میں لکھا ہی نہیں.... جسے دیکھو جب چاہے منہ اُٹھائے چلا آرہا ہے"۔

"ڈاکٹر صاحب! ناراض نہ ہوں.... میری ماں درد سے تڑپ رہی ہے.... بیچاری دل کی مریضہ ہے.... کافی دیر تک چوک میں کھڑا رہا مگر کوئی رکشہ وغیرہ نہ ملا.... تقریباً ایک گھنٹہ تک آس پاس کے گھروں کے دروازے کھٹکھٹاتا رہا.... مگر کسی نے دروازہ کھولنے کی زحمت گوارہ نہ کی.... حالانکہ اکثر گھروں سے ٹیلی ویژن پر گانے چلنے کی آوازیں آرہی تھیں.... وہ تو اللہ بھلا کرے مسجد کے امام صاحب کا.... جن کی پرانی سی سائیکل پر والدہ کو بٹھا کر گرتا پڑتا یہاں پہنچا ہوں.... آپ مہربانی فرما کر تھوڑی دیر کیلئے باہر تشریف لے آئیں.... اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.... اللہ تعالیٰ آپ کے گھر بار کی حفاظت فرمائے۔"

''او مائی گاڈ! تمہاری ماں کی حالت تو واقعی بہت خراب ہے.... فوری آپریشن کرنا پڑے گا.... مگر تم تو سائیکل بھی کسی سے مانگ کر لائے ہو.... تم اتنا خرچہ کیسے برداشت کرو گے''....؟

''ڈاکٹر صاحب! کتنا''....؟

''تقریباً ڈیڑھ لاکھ....

''ڈھ.....ڈھ.....ڈھ.....ڈیڑھ لاکھ! ڈاکٹر صاحب اتنی بڑی رقم.... میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھی.... والد صاحب کی وفات کے بعد گھر کا سارا بوجھ میرے کندھوں پر آن پڑا.... ایک ٹوٹی سی ریڑھی پر پلاسٹک کے چند برتن رکھ کر گلی گلی آوازیں لگاتا ہوں اور شام کو اس بیمار ماں اور چار جوان بہنوں کے گزر اوقات کے لیے کچھ نہ کچھ لے آتا ہوں.... غربت کا یہ حال ہے کہ سال بھر میں صرف ایک دن یہ زبان گوشت کا ذائقہ چکھتی ہے اور وہ بھی عیدِ قربان کے موقع پر.... اکثر والدہ صاحبہ دوائی لانے سے یہ کہہ کر روک دیتی ہیں.... کہ بیٹا! ان پیسوں سے آج کھانا پکا لیتے ہیں.... دوائی کل آجائے گی.... آپ فرما رہے ہیں ڈیڑھ لاکھ.... ڈاکٹر صاحب! اگر اتنے پیسوں کا بندوبست نہ ہوا تو کیا میری ماں مر جائے گی....؟ کیا میں ساری عمر اُسے یاد کر کے روتا رہوں گا''....؟

''بھئی! فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرو.... اور یہ دکھ بھری داستان اپنے کسی رشتہ دار کے سامنے جا کر پیش کرو.... شاید کسی کو ترس آجائے.... اور تمہاری ماں کی زندگی بچ جائے۔''

''کون سے رشتہ دار....؟ ڈاکٹر صاحب! رشتہ داری تو ہوتی ہے پیسوں سے.... اور ہمارے گھر کے در و دیوار نے آج تک کسی رشتہ دار کی شکل نہیں دیکھی۔''

''پھر میرا سر کیوں کھا رہے ہو....؟ جاؤ! اور جا کر اتنی رقم سیٹھ صاحب سے سُود پر لے لو۔''

****

''کون؟''

''حذیفہ!''

''آؤ میرا لال.... جی آیاں نوں.... کیسے آئے ہو''....؟

’’سیٹھ جی! مجھے اپنی ماں کے آپریشن کے لئے ڈیڑھ لاکھ....‘‘
’’بس بھئی بس.... میں سمجھ گیا.... عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے.... میرے ہوتے ہوئے تم اتنے پریشان.... نہ جی نہ.... یہ تو ہو ہی نہیں سکتا.... جگ جگ جیو.... جوانیاں مانو.... میرا سوہنا.... بھاگ کر مکان کی رجسٹری لے آؤ.... میں اتنی دیر میں تمہارے لئے ’’ڈیڑھ نوٹ‘‘ کا بندوبست کرتا ہوں۔

پُتری! (رجسٹری دیکھتے ہوئے) صرف دو مرلے کا مکان.... چلو کوئی بات نہیں .... تم جیسے لوگوں کے کام آنا بھی بہت بڑی نیکی ہے.... یہ لو کرارے کرارے ایک سو پچاس نوٹ.... یعنی پورا ڈیڑھ لاکھ.... اب بڑے پیار سے یہی ایک ہزار والے پندرہ نوٹ مجھے واپس کر دو.... شاباش.... یہ تو ہو گئی تمہاری پہلی قسط.... میرا پتر! ایک لاکھ پر دس ہزار روپے ماہانہ قسط بنتی ہے.... ڈیڑھ لاکھ پر کتنی بنی....؟ ہاں جی! بالکل ٹھیک! پندرہ ہزار.... ماشاللہ کافی سمجھدار اور پڑھے لکھے لگتے ہو.... میرے لال! اب اچھے بچوں کی طرح ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو قسط لے کر یہاں پہنچ جانا.... اور یاد رکھنا! دو تاریخ نہ ہونے پائے.... ورنہ.... مجھے تو سارا شہر جانتا ہے۔‘‘

’’میں والدہ کو لے کر سیدھا ہسپتال پہنچا.... ڈاکٹر صاحب خلافِ توقع آج بڑے پیار سے بولے! ’’حذیفہ بیٹے! لگتا ہے پیسوں کا بندوبست ہو گیا ہے.... جلدی سے جمع کراؤ تا کہ اللہ کا نام لے کر کام شروع کریں‘‘۔

آپریشن کے ٹھیک ایک ماہ بعد والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا.... قسط بھی نہ پہنچ سکی.... چند دن بعد سیٹھ صاحب اور اس کے چند چیلے آئے.... انہوں نے غلیظ قسم کی گالیاں بکنا شروع کر دیں.... شور سن کر آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے.... پھر وہ زبردستی میری بہنوں کو بالوں سے گھسیٹ کر گلی میں لے آئے.... جو تھوڑا بہت سامان تھا وہ بھی اُٹھا کر باہر پھینک دیا.... بارش ہو رہی تھی.... انتہا کی سردی.... اور ہم پانچوں بہن بھائی کھلے آسمان تلے بھیگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ کانپ رہے تھے.... اہلِ محلّہ تماشہ دیکھتے رہے.... مگر کسی کی زبان سے ہمارے لئے ہمدردی کا ایک جملہ نہ نکلا۔

****

حافظ صاحب! یہ تھی وہ درد بھری کہانی.... جو کئی دنوں سے آپ کو سنانے کی کوشش کر رہا تھا.... مگر آج آپ کے درس کا موضوع ''سود خور کا انجام'' سن کر مجھ سے رہا نہ گیا.... یقین جانیں! اُس وقت سے بیٹھا رو رہا ہوں کہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں کتنی سخت مذمت کی گئی ہے اس گناہ کبیرہ کی.... اور ہم لوگ کس قدر غفلت کا شکار ہیں''....؟

''حذیفہ بیٹے ہاں! واقعی سُود ایک بہت بڑی لعنت ہے.... مگر بدقسمتی سے اُمت مسلمہ کی ایک کثیر تعداد اس ہلاک کر دینے والے گناہ میں ملوث ہے.... بلکہ اب تو لوگ اسے گناہ ہی تصور نہیں کرتے.... مگر بیٹا تم کیوں رو رو کر اپنی آنکھیں سرخ کر رہے ہو....؟ تمہیں تو اللہ رب العزت نے اُسی وقت معاف کر دیا ہوگا جب تم نے سچے دل سے توبہ کی تھی.... ہاں! اتنا ضرور ہے کے تمہارے محلے کے وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نواز رکھا تھا اور انہوں نے تمہاری کوئی مدد نہ کی.... اُن سے اللہ تعالیٰ سخت غضب ناک ہو کر پوچھیں گے کہ میرا یہ بندہ.... مجبور تھا.... بھوکا تھا.... مگر تمہیں اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ ایک وقت کا کھانا اس کے گھر بھیج دیتے یا اس کی ماں کے لئے دوائی کا بندوبست کر دیتے....؟ میری دی ہوئی دولت سالگرہ، بسنت، مہندی، مائیاں، بری، بارات اور جہیز جیسی فضول رسموں میں برباد کر دی.... کیا جس نبی ﷺ کے اُمتی ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے.... اُن کا یہ فرمانِ عالیشان تم تک نہیں پہنچا تھا کہ ''وہ شخص مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اُس کا ہمسایہ بھوکا رہتا ہے''.... (طبرانی)

مگر کیا کیا جائے ہمارے دل تو پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ دین سے دوری.... اور بلا شبہ ہمارے بعض علما حضرات بھی ہیں.... جنہوں نے لوگوں تک سب کچھ پہنچایا.... سوائے دو چیزوں کے....

ایک اللہ کا قُرآن   دُوسرا رسول اللہ ﷺ کا صحیح فرمان

ہم نے لوگوں کو فرقہ وارانہ اور فروعی قسم کے اختلافات میں ایسا اُلجھا رکھا ہے کہ کسی کے پاس دین کا صحیح فہم حاصل کرنے کیلئے فرصت ہی نہیں.... یہی وجہ ہے کہ ہم میں قرآن و سنت کو عام کرنے کا شوق نہ رہا اور لوگوں میں سننے اور عمل کرنے کا ذوق نہ رہا

.... ورنہ آج بے شمار اہم دینی فرائض کے ساتھ ساتھ قرضِ حسنہ کا تصور بھی ہمارے ذہنوں میں ضرور زندہ رہتا اور اس میں معمولی سی تاخیر پر تمہاری بہنوں کو یوں گھر سے باہر نہ نکالا جاتا..... تمہارا سامان باہر نہ پھینکا جاتا.... بلکہ ہر شخص ان انعامات کے شوق میں تڑپ رہا ہوتا، جن کی نشاندہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کی ہے۔

مثال کے طور پر ''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا۔ آپ مانگنے جاتے لیکن وہ صاحب چھپ جاتے اور نہ ملتے۔ ایک دن آپ آئے.... تو گھر سے ایک بچہ نکلا.... آپ نے اس سے پوچھا.... اس نے کہا ہاں! گھر میں موجود ہیں.... کھانا کھا رہے ہیں.... اب حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اونچی آواز سے پکارا اور فرمایا مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم گھر میں موجود ہو.... باہر آؤ، جواب دو.... وہ بیچارے باہر نکلے.... آپ نے کہا کیوں چھپ رہے ہو....؟ کہنے لگے! بات یہ ہے کہ میں غریب آدمی ہوں.... اس وقت میرے پاس رقم نہیں.... شرمندگی کی وجہ سے آپ سے نہیں ملتا.... آپ نے کہا قسم اُٹھاؤ.... اس نے قسم اُٹھالی.... ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ''جو شخص نادار قرض دار کو ڈھیل دے یا معاف کر دے وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے تلے ہو گا'' (صحیح مسلم)

ایک اور حدیث میں سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن ایک بندہ .... اللہ کے سامنے لایا جائے گا.... اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ بتا! میرے لئے تو نے کیا نیکی کی.... وہ کہے گا اے اللہ! ایک ذرّے کے برابر بھی کوئی ایسی نیکی مجھ سے نہیں ہوئی جو آج میں اسکی جزا طلب کر سکوں.... اللہ تعالیٰ اس سے پھر پوچھے گا. وہ پھر یہی جواب دے گا.... پھر پوچھے گا تو بندہ کہے گا پروردگار.... البتہ ایک چھوٹی سی بات یاد پڑتی ہے کہ تو نے مجھے اپنے فضل سے کچھ مال دے رکھا تھا.... میں تجارت پیشہ شخص تھا.... لوگ اُدھار سُدھار لے جاتے تھے.... اگر میں دیکھتا کہ یہ شخص غریب ہے اور وعدہ پر قرض ادا نہیں کر سکا تو میں اسے کچھ مدت اور مہلت دے دیتا.... عیال داروں پر سختی نہ کرتا.... کسی کو زیادہ تنگی والا پاتا تو معاف بھی کر دیتا.... اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' پھر میں بھی تجھ پر آسانی کیوں نہ کروں.... میں تو سب سے زیادہ آسانی کرنے والا ہوں.... جا میں نے تجھے

بخشا.... جنت میں داخل ہو جا۔'' (تفسیر ابنِ کثیر)

سبحان اللہ! بیٹا دیکھ لو کسی کی مدد کرنے.... ڈھیل دینے یا معاف کر دینے پر اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے انعامات کا وعدہ فرمایا ہے.... مگر بد قسمتی سے آج ہمارے بعض بھائیوں نے قرضِ حسنہ کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے.... جو قرض لینے کو ایک مشغلہ اور اُسے دبا لینے کو ایک بہت بڑا فن سمجھتے ہیں۔

کیا وہ سوچتے نہیں کہ اگر اسی طرح مقروض مر گئے تو ان کی اولاد یہ قرض ادا کر دے گی....؟ کیا کبھی سوچا کہ قرض کی اس رقم سے عیش تو بیوی بچے کریں گے اور دوزخ کا ایندھن ہمیں بننا پڑے گا....؟ اللہ کی قسم! میدانِ جنگ میں اپنی جان تک قربان کر دینے والے شہید کو بھی قرض کی وجہ سے معافی نہیں مل سکے گی.... کیا کبھی سوچا ہمارا کیا حشر ہو گا....؟ کاش! کوئی قرض لینے سے پہلے کم از کم اس قرض دار شخص کے انجام پر ہی غور کر لے.... کہ جس کی نمازِ جنازہ کیلئے سارا شہر جمع تھا.... امام صاحب اللہ اکبر کہنے لگے کہ ایک شخص صفیں چیرتا ہوا سامنے آ گیا اور چیخ کر کہنے لگا ''مولوی صاحب ٹھہریں! قرض دار شخص کی نمازِ جنازہ تو نبی ﷺ نے بھی نہیں پڑھائی.... آپ کیسے پڑھا سکتے ہیں....؟ خبردار! اس ظالم سے میں نے پانچ لاکھ روپے لینے ہیں.... میں جب بھی رقم مانگنے اس کے گھر گیا یہ ہر دفعہ یہ کہہ کر ٹال دیتا.... ''کیوں اتنا فکر مند ہوتے ہو.... ابھی زندہ ہوں مر تو نہیں گیا'' ....؟ اب جب تک اسکے ورثہ قرض کی واپسی کا اعلان نہ کریں.... میں پیچھے نہیں ہٹوں گا'' .... مجمع میں مرحوم کے بھائی اور جوان بیٹے بھی موجود تھے مگر کسی نے حامی بھرنے کی جرأت نہ کی.... وہ شخص للکارتا رہا.... یہاں تک کے لوگ نمازِ جنازہ پڑھے بغیر ہی واپس جانا شروع ہو گئے۔

اب رہی سہی کسر اسٹیج ڈراموں نے نکال دی.... اُن میں جہاں داڑھی، جنت، دوزخ، حوروں، فرشتوں اور دین کی بیشمار باتوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ وہاں آج کل قرضِ حسنہ کی تشریح اس انداز سے کی جارہی ہے....

''تُساں منگنا تے اَساں ھسنا.... یہ ہوتا ہے قرضِ حسنہ''۔

بلکہ ایک ڈرامہ میں کسی بدبخت نے اس حد تک گستاخی کی کہ حاضرین کو مخاطب کر

کے کہنے لگا "لو جناب! ایک دفعہ ایک ہیجڑے کو مسجد میں اذان دینا پڑ گئی.... ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اذان کیسے دیتا ہے"..... اللہ معاف فرمائے! اس ظالم نے ہیجڑوں جیسی مخصوص آواز میں.... انتہائی گھٹیا قسم کی اداؤں کے ساتھ اللہ بزرگ و برتر کے نام اور اذان کے کلمات کو اسطرح بگاڑ کر پیش کیا کہ کوئی غیرت مند مسلمان اس منظر کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہ کرتا.... مگر وہاں بیٹھے سینکڑوں بے حس مردوزن خوشی سے لوٹ پوٹ ہور ہے تھے.... اسی دوران اچانک ایک شخص کا ضمیر جاگ اُٹھا.... اس نے کُرسی اُٹھائی اور پورے زور سے اُس "بھانڈ" کے منہ پر دے ماری.... اُس حرکت نے پورے مجمع کو بیدار کر دیا.... اب جس کے ہاتھ میں جو آیا اس نے دے مارا.... چند منٹوں میں لوگوں نے اس اسٹیج کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور تمام اداکار اسٹیج چھوڑ کر بھاگ گئے۔

بیٹا! سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ سورۃ حجرات کی آیت نمبر 11 میں اللہ تعالیٰ نے کسی عام آدمی کا مذاق اُڑانے سے بھی منع فرمایا ہے اور احادیثِ مبارکہ میں اس کی بہت سخت مذمت کی گئی ہے.... اب جو بدبخت.... اللہ.... اِس کے رسول ﷺ .... اور فرشتوں کا مذاق اُڑائے.... اسکی تباہی و بربادی میں کس کو شک ہوسکتا ہے....؟ پھر جو بدنصیب چار پانچ سو روپے کے ٹکٹ خرید کر یا ٹی وی سکرین کے سامنے بیٹھ کر انکی حوصلہ افزائی کریں اور انہیں داد دیں ان پر اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب کا کیا حال ہوگا....؟

یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ہورہا ہے اور تفریح کی آڑ میں بے دین قوتیں ہمارے دین میں شکوک وشبہات اور بگاڑ پیدا کر رہی ہیں.... کیا اسطرح کی مذموم دل لگی کے لئے صرف اللہ.... اس کے رسول ﷺ اور دین ہی رہ گیا ہے....؟ میں فلموں اور ڈراموں کے رسیا تمام بھائیوں اور بہنوں سے التجا کرتا ہوں.... اللہ کے واسطے.... آج سے ہر قسم کے ڈرامے کا مکمل بائیکاٹ کر دیں.... شاید اسی طرح اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔

بیٹا! اب سیٹھ صاحب کے متعلق بھی سُن لو.... چند سال پہلے کالو نامی ایک غریب سا شخص اسی محلے میں گول گپّے بیچا کرتا تھا.... ایک دن اُس نے کسی شخص کو سود پر کچھ رقم لے کر دی۔ سُود خور نے اسکی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے مشورہ دیا "اللہ کے بندے! چھوڑ و گلی گلی آوازیں لگانا.... آؤ! مل کر کوئی نفع بخش کاروبار کریں.... آج سے جتنے گاہک تم لے

کرآؤ گے ان کی آدھی قسط تمہاری ہوگی اور آدھی میری.... دیکھنا! چند دنوں میں کروڑ پتی بن جاؤ گے"۔

کالو نے کچھ دیر سوچا اور حامی بھرلی.... یہ سلسلہ شروع ہونے کی دیر تھی کہ محلے کی عورتوں نے اپنے شوہروں سے چوری چھپے بھاری رقوم اور زیورات تک کالو کے حوالے کر دیے.... حتیٰ کے حاجی اور نمازی حضرات بھی سُود کی قسطیں وصول کرنا شروع ہو گئے.... دیکھتے ہی دیکھتے پورا محلّہ اس لعنت میں مبتلا ہو گیا.... روزانہ پچاس روپے کمانے والا یہ کالو چند سالوں میں ایک کروڑ پتی سیٹھ بن گیا۔

ایک دن مجھے خیال آیا کہ اگر قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا کہ تم تو صاحب علم تھے.... تم نے سیٹھ کی اصلاح کے لئے کیا کوشش کی.... تو میں کیا جواب دوں گا....؟ اسی خوف کی وجہ سے میں نے اللہ بزرگ و برتر سے دعا کی اور اس کی اصلاح کے لئے کوشش شروع کردی.... کئی ماہ تک وقتاً فوقتاً اسے ملتا رہا.... پھر آہستہ آہستہ دعوت دینا شروع کردی.... مگر وہ ہر بار یہی کہہ کر ٹال دیتا.... "حافظ صاحب! میں تو قرآن پاک کا ایک لفظ نہیں پڑھ سکتا بلکہ مجھے تو کلمہ طیبہ بھی نہیں آتا.... میں آپ کے درس میں بیٹھ کر کیا کروں گا....؟ پھر مجھے مسجد میں دیکھ کر لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے.... کہ دیکھو "نو سو چوہے کھا کر بلی حج نوں چلّی".... ہاں! عشاء کے بعد جب لوگ اپنے گھروں کو چلے جائیں اس وقت میں چند منٹ کے لئے آسکتا ہوں۔"

اس دن میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب وہ اپنے ایک ساتھی کو لے کر مسجد میں پہنچ گئے.... میں نے اچھے طریقے سے استقبال کیا.... پھر وضو کر کے ہم ایک طرف بیٹھ گئے۔ سیٹھ صاحب اتنا کانپ رہے تھے کہ نورانی قاعدہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا.... حالانکہ میں بار بار اللہ کی رحمت کے تذکرے کرتا رہا.... پہلے ہی صفحہ پر ایک مقام ایسا آیا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے.... جب میں نے کہا بھائی پڑھو! "سِین".... میں بار بار دہراتا رہا لیکن یہ لفظ اُنکی زبان سے اَدا نہ ہو سکا گھبرا کر کہنے لگے "حافظ صاحب! لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر تالا لگا دیا ہے".... میرے بھی ہاتھ کانپنے لگے اور مجھ پر عجیب سا خوف طاری ہو گیا.... اسی کشمکش میں اس کا ساتھی بولا.... "بھائی! وہ جو فلم میں "سین" ہوتا ہے

.... یہ سننے کی دیر تھی کہ ''سین'' ادا ہو گیا.... مگر ''شین'' پر پھر وہی صورتحال.... اس سے آگے وہ ایک لفظ نہ پڑھ سکے۔

چند دن بعد میں نے ایک اور کوشش کی کہ انہیں اپنے گھر دعوت پر بلایا.... کھانے کے دوران میں نے بڑے پیار سے بات شروع کی.... سیٹھ صاحب! کیا آپ کی نظر میں کوئی ایسا شخص ہے جو اللہ سے جنگ کر سکے''....؟

''حافظ صاحب! یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں.... اللہ تعالیٰ سے کون جنگ کر سکتا ہے....؟ یقین کریں! اخبارات میں جب ہندوستان سے جنگ کی خبریں آ رہی تھیں.... اس وقت میں نے ملک چھوڑنے کا پکا اِرادہ کر لیا تھا بلکہ اِنگلینڈ کا ویزہ بھی لگوا لیا تھا.... آپ اللہ سے جنگ کی باتیں کر رہے ہیں''۔

میرے بھائی! پھر غور سے سننا.... میں یہ بات سَراسر تمہارے بھلے اور پورے یقین سے کہہ رہا ہوں.... اگر آج تم نے سچی توبہ نہ کی تو وہ دن دور نہیں جب تمہاری بربادی اور تباہی کا منظر سارا شہر دیکھے گا.... ورنہ.... تم جتنا اسلحہ جمع کر سکتے ہو کر لو.... جتنے باڈی گارڈ بھرتی کر سکتے ہو کر لو.... جس ملک کا ویزہ لگوانا چاہتے ہو لگوا لو.... اگر تم باز نہ آئے تو یقین کر لو کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے تمہارے خلاف باقاعدہ اعلانِ جنگ کر دیا ہے....

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴿۲۷۹﴾

پس اگر تم باز نہ آئے تو اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ (البقرہ)

پھر اس سود خور شخص کا انجام بھی آپ کے سامنے ہے کہ جس کی زبان موت کے وقت سینے تک لٹک گئی.... دوسرے شہروں سے لوگ اُسے دیکھنے آتے رہے اور وہ کئی سال تک بے گور و کفن لاش کی طرح پڑا رہا.... حتیٰ کہ اس کے گھر والے رو رو کر دُعائیں کرتے اور کرواتے رہے کہ پروردِگار اسے موت دیدے.... کئی سال تک نیم مردہ پڑا رہنے سے حالت ایسی ہو گئی کہ کوئی اس کے قریب جانا پسند نہیں کرتا تھا.... حتیٰ کہ بیوی بچے بھی اسکے قریب جانا چھوڑ گئے.... میرے بھائی! تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو ہماری نمک حرامیوں کے باوجود ہمیں روزی دے رہا ہے.... اپنے حال پہ رحم کرو.... اور چھوڑ دو اس منحوس کاروبار کو.... ورنہ.... اللہ نہ کرے کہ تمہارا حشر بھی اُس شخص جیسا ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص سُود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھا لے وہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ (بھاری جرم) ہے'' (مسند احمد)

اللہ محفوظ فرمائے.... میرے بھائی آج ایک درہم نہیں بلکہ کروڑں اور اربوں روپے سُود کھایا جارہا ہے.... کیا کوئی اندازہ لگاسکتا ہے کہ آج کتنے لوگ دن میں کتنی مرتبہ زنا جیسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب کررہے ہیں۔

پھر آج اگر کوئی بدکار شخص اپنی ماں سے نکاح کرلے تو لوگ اُسے کن نظروں سے دیکھیں گے....؟ معاشرہ اسکی کیا سزا تجویز کرے گا....؟ اللہ تعالیٰ اس پر کتنا غضب ناک ہونگے....؟ بھائی! جس نبی ﷺ کی شفاعت کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں انہوں نے فرمایا ''سُود کے 70 درجے ہیں، سب سے معمولی درجہ اس گناہ کے برابر ہے کہ انسان اپنی ماں سے بدکاری کرے'' (اِبنِ ماجہ)

بھائی! ذرا سوچو تو سہی کہ آج کتنے بدنصیب ایسے ہیں جو اپنی ماں سے بدکاری جیسے ذلیل اور گھٹیا فعل کے مرتکب ہورہے ہیں.... پھر اس بات پر بھی غور کرو کہ اس حدیث میں نبی ﷺ نے سود کے آخری درجے کی نشاندہی کی ہے.... اللہ کی قسم! اگر نبی ﷺ سُود کے پہلے 69 درجوں کا ذکر فرمادیتے تو مجھے یقین ہے کہ انہیں سُن کر یا پڑھ کر ایک مسلمان کا کلیجہ پھٹ جاتا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معراج کی رات میں ایک قوم کے پاس آیا۔ ان کے پیٹ رہائشی مکانات کی طرح تھے۔ ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے کہا! اے جبریل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا! یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے۔ (احمد، ابن ماجہ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، دینے والے، تحریر کرنے والے اور گواہوں، سب پر لعنت کی اور فرمایا سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''لوگوں

پر ایک زمانہ آئیگا جب ہر کوئی سود کھانے والا ہوگا اگر سود نہ کھائے گا تو اس کا غبار اُسے ضرور پہنچ کر رہے گا۔" (نسائی)

آج کا دور بالکل ایسا ہی دور ہے پوری دنیا کے لوگوں اور اسی طرح مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں بھی سود کچھ اس طرح سرایت کر گیا ہے جس سے ہر شخص شعوری یا غیر شعوری طور پر متاثر ہو رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو خواب میں سود خور شخص کے انجام کے متعلق دکھایا گیا کہ "ایک آدمی خون کی نہر کے درمیان میں کھڑا ہے۔ نہر کے کنارے پر ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر ہے.... پس نہر میں کھڑا آدمی آگے بڑھتا ہے اور جب باہر نکلنا چاہتا ہے تو کنارے والا آدمی اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے اور اسکو وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں وہ تھا.... پس یہ جب بھی باہر نکلنے کیلئے آتا ہے.... وہ اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے.... پس وہ لوٹ جاتا ہے جیسے پہلے تھا۔ (بخاری)

"بس کریں حافظ صاحب بس! (منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے) اللہ کے واسطے! اس سے آگے ایک لفظ نہ کہیں۔ آپ سمجھتے ہیں (آنسو پونچھتے ہوئے) میں کروڑوں کا مالک بن کر بڑی پُرسکون زندگی گزار رہا ہوں.... یا میں بڑی بڑی گاڑیوں پر سفر کر کے مزے میں ہوں.... ؟ نہیں حافظ صاحب نہیں.... دنیا کی ہر آسائش پاس ہونے کے باوجود ایک لمحے کا سکون نہیں.... ہر وقت افراتفری.... عجیب سی ٹینشن.... روٹی میں نہیں کھا سکتا.... گوشت مجھے منع ہے.... چکنائی میں استعمال نہیں کرتا.... نمک مجھے نقصان دیتا ہے.... میٹھی چیز سے میں پرہیز کرتا ہوں.... اللہ کی قسم! پوری دنیا میں مجھ سے بڑا بدنصیب اور پریشان حال شخص کوئی اور نہ ہوگا.... ساری رات مجھے نیند نہیں آتی.... اگر کسی وقت تھوڑی دیر کیلئے آنکھ لگ جائے تو خواب میں بڑے ڈراؤنے سانپ نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں.... جونہی وہ مجھے ڈسنے کیلئے آگے بڑھتے ہیں تو میں ہڑبڑا کر اُٹھ جاتا ہوں اور پاگلوں جیسی حرکتیں شروع کر دیتا ہوں.... پاس لیٹے بچے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور میرا مذاق اُڑانا شروع کر دیتے ہیں.... "پاپا کی شیم شیم.... اتنے بڑے ہو کر اب بھی ڈرتے ہیں".... حرام کی

کمائی کا اتنا خوف ہے کہ جب کبھی معمولی سر درد یا بخار ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے.... اسی طرح رات کو کوئی بچہ ہلکی سی کھانسی کرے تو مجھے یقین ہوتا ہے کہ اسے ابھی کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

ایک دن مجھے بہت شرم آئی کہ میرے بوڑھے والد نے میرے سامنے ہاتھ جوڑے اور زاروقطار رونا شروع کر دیا.... "کالو پُتر! میں نے تو اپنا پیٹ کاٹ کر تمہیں بڑی محنت سے پالا تھا اور تم میرے اس احسان کا بڑھاپے میں مجھے یہ صلہ دے رہے ہو کہ دن رات مجھے حرام کھلا کر میری آخرت خراب کر رہے ہو.... مجھ سے تو اب چلا بھی نہیں جاتا کہ محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ ہی پال سکوں.... اللہ کے واسطے! چھوڑ دو اس سودی کاروبار کو" .... حافظ صاحب! انہیں کیا پتہ کہ میں اب اسے چھوڑنا چاہوں بھی تو نہیں چھوڑ سکتا.... اس لئے کہ اب اسے سمیٹنا انتہائی مشکل کام ہے۔"

****

"حذیفہ بیٹے! یہ تھیں وہ باتیں جن کا اعتراف کالو سیٹھ نے میرے گھر بیٹھ کر کیا .... اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ اسے تمہاری بہنوں کی بد دعا لگی اور سچ فرمایا میرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ نے کہ "مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔" (بخاری و مسلم)

پھر وہی ہوا جس کا مجھے یقین تھا اور جس کے متعلق میں نے اسے گھر بلا کر خبردار کیا تھا.... کہ اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا

يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى الصَّدَقٰتِ

اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے (البقرہ)

غالب آگیا اور حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ سیٹھ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گیا.... کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کڑوروں روپے کہاں گئے.... ہر شخص اصل رقم کا مطالبہ کر رہا تھا.... ہر وقت گالی گلوچ، مار کٹائی، فائرنگ، سارا محلہ روزانہ یہ تماشہ دیکھتا.... ایک دن شہر کے چند بااثر اسلحہ بردار افراد آئے.... انہوں نے گھر میں داخل ہو کر اسکے بیوی بچوں کو دھکے دے کر باہر نکال دیا اور گھر کا سارا سامان باہر پھینک دیا.... انہوں نے سیٹھ صاحب کو پکڑ کر پہلے

اسکا منہ کالا کیا پھر ایک بڑی سی زنجیر لے کر اس کے گلے میں ڈالی اور چوک میں باندھ دیا.... لوگ آتے، فحش قسم کی گالیاں بکتے، اسکے سر پر جوتے مارتے اور چلے جاتے.... پھر لوگوں میں اس بات پر جھگڑا شروع ہو گیا کہ کون اسے اپنے ساتھ لے کر جائیگا....؟ طے پایا کہ اسے جان سے مار دیا جائے اور اسکے جسم کے ٹکڑے آپس میں بانٹ لئے جائیں تا کہ سب کا غصہ ٹھنڈا ہو.... ایک دن اچانک بڑی سی گاڑی میں چند اسلحہ بردار آدمی آئے اور اسے زبردستی گاڑی میں ڈال کر لے گئے.... سیٹھ اب کہاں ہے.... کس حال میں ہے .... اسکے بیوی بچے کہاں ہیں.... کس حال میں ہیں.... کسی کو کچھ علم نہیں۔

بیٹا! یہ تو تھا ایک شخص کا انجام.... رہی مسلمانوں کی اجتماعی صورتحال.... تو

ہم مسلمان تعداد میں جتنے آج ہیں .... پہلے کبھی نہ تھے....
ہمارے پاس جتنی دولت آج ہے .... پہلے کبھی نہ تھی ....
ہمارے پاس جتنی جدید ٹیکنالوجی آج ہے.... پہلے کبھی نہ تھی....
ہمارے پاس جتنے ذرائع آج ہیں .... پہلے کبھی نہ تھے....
ہمارے پاس جتنے معدنی وسائل آج ہیں.... پہلے کبھی نہ تھے....
ہمارے پاس جتنی فوج اور اسلحہ آج ہے.... پہلے کبھی نہ تھے....
مگر.... اللہ کی قسم....
ہم مسلمان جتنے ذلیل آج ہیں.... پہلے کبھی نہ تھے....

آخر کیوں....؟

اس لئے کہ آج ہم مسلمان.... کسی نہ کسی شکل میں....
بینکوں کے مختلف قسم کے کھاتے.... قرضہ سکیم.... کروڑ پتی سکیم....
کار سکیم.... بیمہ پالیسی.... میچوں پر جوا.... قسطوں پر اشیاء کا کاروبار
.... بولی والی کمیٹی.... انعامی بانڈ.... لاٹری.... ریفل ٹکٹ....
جیت ہی جیت.... اور ہیرو کارڈ جیسی سُودی قباحتوں میں بُری طرح
جکڑے ہوئے ہیں۔"

ان سارے حالات کے باوجود بھی اگر آج کوئی مسلمان بہن یا بھائی سود سے بچنے کا پختہ عزم کرے تو وہ سود سے بچ سکتا ہے۔ البتہ اگر کوئی چیز نا قابل علاج ہے تو وہ انسان کی ہوس ہے۔ جس کی عکاسی نبی ﷺ نے اس فرمان عالیشان میں کردی ہے۔

''اگر ابن آدم کے پاس سونے سے بھری ہوئی ایک وادی ہو پھر بھی وہ ضرور چاہے گا کہ کاش کبھی دو ہو جائیں۔ اس کا منہ صرف قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ (بخاری)

مسلمانو.... اللہ سے ڈر جاؤ.... اب بھی وقت ہے.... باز آجاؤ.... ورنہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ....

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ البقرہ

اے ایمان والو اللہ سے ڈر جاؤ اور چھوڑ دو جو سود باقی رہ گیا ہے اگر تم مومن ہو۔ پس اگر تم باز نہ آؤ تو اللہ اور اسکے رسول کے خلاف جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم توبہ کرلو تو اصل مال تمہارا ہی ہے۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

(جملہ حقوق محفوظ ھیں)

400 روپے فی سینکڑہ اس دینی اور اصلاحی لٹریچر کو گھر گھر پہنچانے کے لیے آج ہی منی آڈر یا ڈرافٹ بھیج کر منگوائیں۔

صفہ اِسلامک سنٹر (ٹرسٹ) بخاری روڈ گوجرانوالہ (پاکستان) Ph:(055)3733186
Fax:(055)3733187. e-mail: suffah.islamic@hotmail.com

الحمدللہ

دنیا بھر میں یکساں مقبول

اشاعت : 50 لاکھ

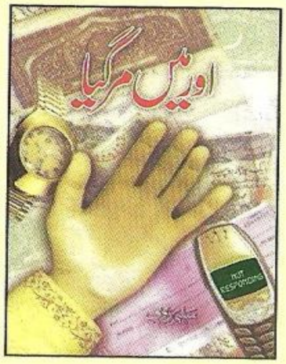

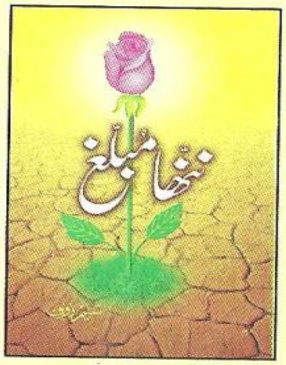

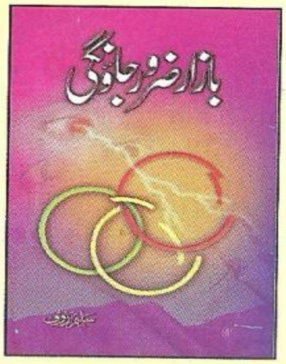

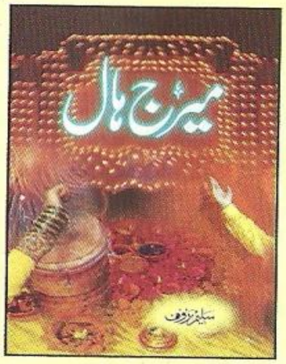

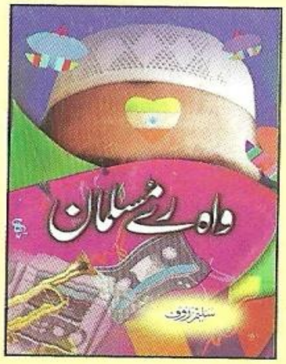

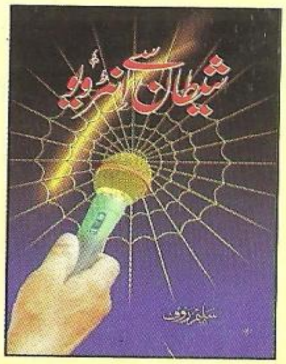

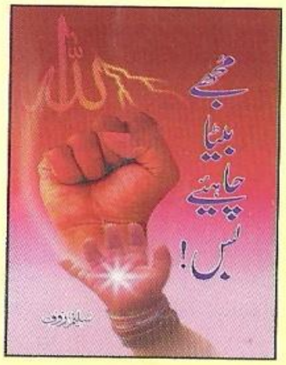

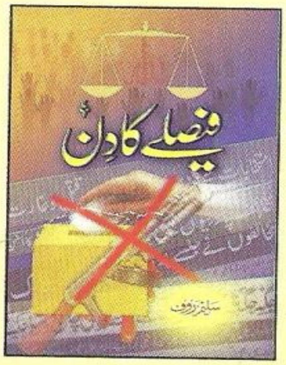

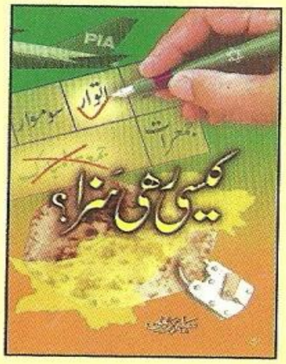

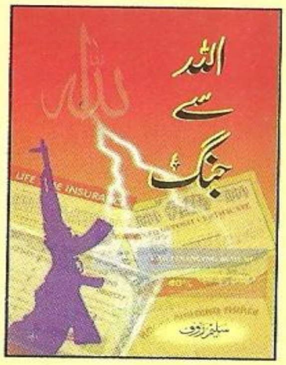

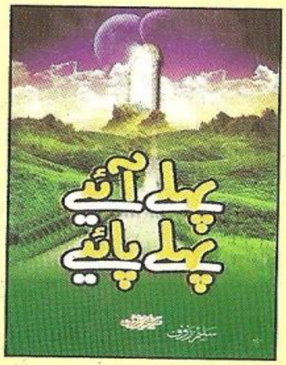

صُفّہ

دعوتِ اصلاح

پوسٹ بکس نمبر 7 گوجرانوالہ

خود پڑھیں ، بچوں کو پڑھائیں
اور دوسروں کو پیار سے ترغیب دیں